علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے آرڈر کے نمبر پر رابطہ کریں

مضمون	:	الحدیث (مشکوۃ المصابیح)
سطح	:	بی اے (الشہادۃ العالیۃ)
کوڈ	:	473
مشق	:	02
سمسٹر	:	بہار 2025ء

0334-5504551
Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر1۔ حدیث کی روشنی میں غسل کے احکام وآداب قلم بند کریں۔

جواب:

غسل کے احکام :

مسائل غسل: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

’’اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ‘‘ (المائدۃ، 4:5)

غسل کے فرائض:

۱) اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔ ۲) ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا۔ ۳) بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ وضو کی طرح غسل میں بھی سنت ہیں، مگر فقہاء وعلماء کی بڑی جماعت (مثلاً امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ) کی رائے ہے کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسل میں ضروری ہے اور اس کے بغیر غسل ہی نہیں ہوگا۔ ہندو پاک کے جمہور علماء کی بھی یہی رائے ہے۔ سعودی عرب کے مشہور ومعروف عالم دین شیخ محمد بن صالح العثیمین نے بھی یہی کہا ہے۔ جن علماء نے ان دونوں اعمال کو سنت قرار دیا ہے، ان کے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غسل میں یہ دونوں اعمال چھوڑ کر غسل کر کے نمازیں ادا کرلے تو نمازوں کا اعادہ ضروری نہیں ہے، جبکہ علماء احناف کی رائے میں نمازوں کا اعادہ ضروری ہوگا۔

اگر کسی شخص کو غسل سے فراغت کے بعد یاد آیا کہ کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا ہے تو غسل کے بعد بھی جو عمل رہ گیا ہے اس کو پورا کرلے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالے بغیر قرآن وحدیث کی روشنی میں جمہور علماء کی رائے ہے کہ غسل صحیح نہیں ہوگا۔

اگر باتھ روم میں غسل کر رہے ہیں جہاں کوئی دیکھ نہ سکے تو ننگے ہوکر غسل کرنا جائز ہے چاہے کھڑے ہوکر غسل کریں یا بیٹھ کر، لیکن بیٹھ کر غسل کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

اگر ناخن پالش لگی ہوئی ہے تو وضو اور غسل میں اس کو ہٹا کر وضو اور غسل کرنا واجب ہے، اگر اس کو ہٹائے بغیر کوئی عورت وضو یا غسل کرے گی تو اس کا وضو یا غسل صحیح نہیں ہوگا۔ لیکن اگر بالوں یا جسم پر مہندی لگی ہوئی ہے تو اس کے ساتھ وضو اور غسل صحیح ہے کیونکہ مہندی جسم میں پیوست ہو جاتی ہے جبکہ ناخن پالش ناخن کے اوپر رہتی ہے اور اس کو ہٹایا بھی جاسکتا ہے اور یہ پانی کو اندر تک پہنچنے سے مانع بنتی ہے۔

غسل میں پانی کا بے جا اسراف نہ کریں، ضرورت کے مطابق ہی پانی کا استعمال کریں۔ ہمارے نبی ﷺ پانی کی بہت کم مقدار سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

عورت کے حیض یا نفاس سے پاک ہونے کے بعد غسل سے فراغت کے بعد ہی صحبت کی جاسکتی ہے۔

غسل کا مسنون طریقہ: غسل کرنے والے کو چاہئے کہ وہ پہلے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر بدن پر جو ناپاکی لگی ہوئی ہے اس کو صاف کرے اور استنجاء بھی کرلے۔ پھر مسنون طریقہ پر وضو کرے۔ وضو سے فراغت کے بعد پہلے سر پر پانی ڈالے، پھر دائیں کندھے پر اور پھر بائیں کندھے پر پانی بہائے اور بدن کو ہاتھ سے ملے۔ یہ عمل تین بار کرلے تاکہ یقین ہو جائے کہ پانی بدن کے ہر ہر حصہ پر پہنچ گیا ہے۔ اگر آپ شاور سے نہا رہے ہیں تب بھی اس کا اہتمام کرلیں تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں۔ اگر نہانے کا پانی غسل کی جگہ پر جمع ہو رہا ہے تو وضو کے ساتھ پیروں کو نہ دھوئیں بلکہ غسل سے فراغت کے بعد

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اس جگہ سے علیحدہ ہو کر دھوئیں۔

غسل کی فرضیت کی صورتیں: غسل فرض ہونے کی پانچ صورتیں ہیں:

منی کا شہوت سے نکلنا۔ سوتے میں احتلام ہونا۔ مرد و عورت کا ہم بستری کرنا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ عورت کا حیض سے فارغ ہونا۔ نفاس ختم ہونا یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والے خون کا بند ہونا۔

نوٹ: بیوی کے ساتھ بوس و کنار کرنے میں صرف چند قطرے رطوبت کے (مذی) نکل جائیں تو اُس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

غسلِ مسنون: درج ذیل اوقات میں غسل کرنا سنت ہے:

نماز جمعہ کے لیے۔ دونوں عیدوں کی نماز کے لیے۔ احرام باندھتے وقت۔ عرفہ کے دن۔

غسلِ مستحب: درج ذیل صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے:

جو آدمی پاکیزگی کی حالت میں مسلمان ہوا ہو۔ جو بچہ عمر کے اعتبار سے بالغ ہو۔ جو شخص جنون کے عارضہ سے صحت یاب ہوا ہو۔ نشتر لگوانے کے بعد۔ میت کو غسل دینے کے بعد۔ شبِ برآت میں عبادت کے لیے۔ لیلۃ القدر میں بطورِ خاص عبادت کے لیے۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے۔ مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے لیے۔ قربانی کے دن مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے۔ طوافِ زیارت کے لیے۔ سورج گرہن کی نماز کے لیے۔ نمازِ استسقاء کے لیے۔ خوف کے وقت۔ دن میں سخت اندھیرے کے وقت۔ تیز آندھی کے وقت۔

غسل کے مسائل: رمضان کی رات جنبی ہوا تو بہتر یہی ہے کہ طلوع فجر سے پہلے غسل کرے تا کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو۔ اگر غسل نہیں کیا تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں۔ جنبی کا مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن پاک کو چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنبی نے اگر درود شریف یا کوئی دعا پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھے۔ جنبی کے لیے اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ جس پر غسل واجب ہو اس کو چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے کیوں کہ جس گھر میں جنبی ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ وضو یا غسل کے لیے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرنا چاہیے۔

ii۔ مسواک کی اہمیت: مسواک کرنا نہ صرف ثواب کا باعث ہے بلکہ اس سے جسمانی طور پر بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ مسواک ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی ایک ایسی سنت ہے جو آپ ﷺ نے آخری وقت بھی نہ چھوڑی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ ﷺ کو مسواک چبا کر دیا کرتی تھیں اور آپ ﷺ اسے استعمال کیا کرتے تھے۔ مسواک کرنا متفقہ طور پر تمام علماء کرام کے نزدیک سنت ہے مگر حنفیہ کے نزدیک خاص طور پر وضو کے لیے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وضو و نماز کے وقت مسواک کرنا مسنون ہے، نیز نماز فجر اور نماز ظہر سے پہلے بھی مسواک کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے، مسواک کرنے میں بڑی خیر و برکت اور بہت فضیلت ہے چنانچہ علما لکھتے ہیں کہ مسواک کرنے کی فضیلت میں چالیس احادیث وارد ہوئی ہیں، پھر نہ صرف یہ کہ مسواک کرنا ثواب کا باعث ہے بلکہ اس سے جسمانی طور پر بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں جو کہ ذیل میں ذکر کیے جا رہے ہیں۔ ویسے تو ہر حال میں مسواک کرنا مستحب اور بہتر ہے مگر بعض حالتوں میں اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے مثلاً وضو کرنے کے وقت، قرآن شریف پڑھنے کے لیے، دانتوں پر زردی اور میل چڑھ جانے کے وقت اور سونے، چپ رہنے، بھوک لگنے یا بدبودار چیز کھانے کے سبب منہ کا مزہ بگڑ جانے کی حالت میں مسواک زیادہ مستحب اور اولیٰ ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ کسی مجلس و مجمع میں اس طرح مسواک کرنا کہ منہ سے رال ٹپکتی ہو مکروہ ہے خصوصاً علماء اور بزرگوں کے قریب اس طرح مسواک کرنا مناسب نہیں ہے۔

سوال نمبر 2۔ احکام تیمم احادیث کی روشنی میں تحریر کریں۔ **(20)**

جواب

احکامِ تیمّم: قرآن وحدیث کی روشنی میں تیمّم کے احکام درج ذیل ہیں۔

تیمّم کا لغوی معنی: امام ابن اثیر لکھتے ہیں: واصلہ فی اللغۃ القصد۔ لغت میں اس کی اصل ارادہ کرنا ہے۔ (النھایۃ: ج5 ص259)

یہی معنی ابن قتیبہ (ادب الکتاب: ص 4 1) زبیدی (تاج العروس: ج 1 3ص 8 2 2) ابن منظور المصری (لسان العرب: ج12 ص22) جوہری (الصحاح: ج5 ص????) اور مناوی (التعاریف: ص???) وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

تیمّم کی اصطلاحی تعریف: شرح میں تیمّم سے مراد ہے کہ مٹی کی طرف ارادہ کرنا چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کرنے کے لئے نماز وغیرہ کو مباح کرنے کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

غرض سے۔(فتح الباری:ج-1ص-431)

تیمّم کس سے کفایت کرتا ہے: تیمّم حدث اصغر اور حدث اکبر سے کفایت کرتا ہے۔اس کی دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے(المائدہ:6،النساء:43)
وحدیث(صحیح البخاری:4608،صحیح مسلم:367)

تیمّم امت محمد ﷺ کی خصوصیت ہے جو کسی اور امت کے لئے جائز نہیں تھا۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی ومنھا جعلت لی الارض مسجدا و طھورا

''مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں،ان میں سے ایک یہ ہے کہ زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے''(صحیح البخاری:235 صحیح مسلم:1191)

امام نووی لکھتے ہیں کہ یہ ایک ایسی خصوصیت اور فضیلت ہے کہ اس کے ساتھ اسی امت محمدیہ؟ کو خاص کیا گیا ہے،اللہ تعالیٰ نے اس کو اس امت پر زیادہ کیا ہے دوسری امتوں پر شرف کے لحاظ سے اور اس میں کوئی اور امت شریک نہیں ہے جیسا کہ مشہور احادیث میں رسول اللہ ﷺ سے اس کی صراحت ہے: ہے۔(المجموع:ج-2ص-206)

تیمّم کرنے کی شرائط: تیمّم کرتے وقت ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(1)تیمّم کرتے وقت پانی کا موجود نہ ہونا۔اگر پانی موجود ہے تو تیمّم سے کوئی نماز پڑھنا درست نہیں خواہ وہ نماز فرضی،نماز عید یا جنازہ ہو۔پانی کی موجودگی میں نماز کے فوت ہونے کے ڈر سے تیمّم سے نماز پڑھنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے لہذا بعض لوگوں کا نماز عید اور نماز جنازہ کے فوت ہونے کے ڈر کی وجہ سے پانی کی موجودگی میں تیمّم کر کے نماز پڑھنے کو جائز قرار دینا درست نہیں۔

(2)کسی بیماری کی وجہ سے(جس میں پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہو۔)

(3)جس مٹی سے تیمّم کرنا ہے وہ پاک ہو۔

تیمّم کے اعضاء: قرآن وحدیث میں تیمّم کے اعضاء دونوں ہاتھ اور چہرہ ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی اعضاء تیمّم میں سے نہیں ہے۔امام نووی لکھتے ہیں کہ

''امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تیمّم صرف چہرے اور ہاتھوں میں ہوتا ہے خواہ وہ حدث اصغر کی وجہ سے یا حدث اکبر کی وجہ سے''۔

تیمّم کرنے کا طریقہ:

نیت کرنا

بسم اللہ پڑھنا

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پاک مٹی پر ایک بار مارنا۔

دونوں ہاتھوں کو جھٹکنا۔

ان میں پھونک مارنا۔

بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کی پشت پر پھیرنا پھر دائیں کو بائیں کی پشت پر پھیرنا۔

پھر دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا۔

آخر میں اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھنا۔

یعنی پہلے نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے پاک مٹی یا کسی ایسی چیز پر جو زمین کی جنس سے ہو ایک بار مار کر سارے منہ کا مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔پھر اسی طرح ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔آخر میں اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھ لے۔

نواقض تیمّم: نواقض وضو ہی نواقض تیمّم ہیں،وہ چیزیں جن کے لاحق ہونے سے تیمّم ختم ہو جاتا ہے درج ذیل ہیں۔

پیشاب اور پاخانہ

بے ہوش ہونا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی،ایف اے،ٹی سی امتحانی مشقوں کے لیے آیڈی کی ضروری گفتگو کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

مذی

اونٹ کا گوشت کھانا

نیند (سنن ابی داود)

اسی طرح پانی مل جانا بھی ناقض تیمّم ہے خواہ آدمی نماز میں ہی ہو، صحیح مسلم (522) میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین ہمارے لئے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی ہے جب تک ہم پانی نہ پائیں۔

اعضائے تیمّم میں ترتیب: تیمّم کرتے وقت اعضائے تیمّم میں ترتیب کا خیال رکھنا ضروری نہیں پہلے چہرے پر مسح کرلیا اور پھر ہاتھوں پر یا پہلے ہاتھوں اور پھر چہرے پر دونوں صورتیں درست ہیں۔

نماز کے لئے پانی کی موجودگی میں وضو شرط ہے خواہ وہ کوئی بھی نماز ہو اس کا تعلق فرضی نماز سے ہو سی نفلی سے۔ اس کے دلائل قرآن وحدیث میں بہت زیادہ ہیں باقی رہا پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا صرف نماز عید یا جنازہ کے لئے تو یہ بات کئی وجوہ سے درست نہیں ہے۔

تیمّم کے فرائض: تیمّم کے تین فرائض ہیں:

نیت کرنا۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا۔ دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر کہنیوں تک پھیرنا۔

تیمّم کی سنتیں: تیمّم کی پانچ سنتیں ہیں:

بسم اللہ کہنا۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو جھاڑنا اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا۔

داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

دیگر مسائل: انگوٹھی، چھلے، چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہو، نہ پگھلتی ہو، نہ نرم ہوتی ہو وہ زمین کی جنس سے ہے، اس سے تیمّم جائز ہے اگرچہ اس پر غبار نہ ہو۔ ایسا پاک کپڑا جس پر غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اُڑتا نظر آئے اس سے بھی تیمّم جائز ہے۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے میسر آنے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔ ہر نماز کے لیے نئے سرے سے تیمّم کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر3۔ اوقات نماز کی تحدید احادیث کی روشنی میں واضح کریں۔ (20)

جواب: نماز کی اہمیت: نماز ایمان کے بعد اسلام کا اہم ترین رُکن ہے۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں نماز کی اہمیت وفضیلت کو کثرت سے ذکر کیا گیا ہے جن میں نماز کو قائم کرنے پر بڑے بڑے وعدے اور نماز کو ضائع کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ یہاں چند آیات واحادیث شریفہ کا ذکر کیا جارہا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ: جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ (سورۃ العنکبوت 45)

(وضاحت) نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت وتاثیر رکھی ہے کہ وہ نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے روک دیتی ہے مگر ضروری ہے کہ اس پر پابندی سے عمل کیا جائے اور نماز کو اُن شرائط وآداب کے ساتھ پڑھا جائے جو نماز کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ فلاں شخص راتوں کو نماز پڑھتا ہے مگر دن میں چوری کرتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نماز عنقریب اُس کو اِس برے کام سے روک دے گی۔ (مسند احمد، صحیح ابن حبان، بزاز)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ البقرۃ 153)

(وضاحت) جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت سامنے آئے تو مسلمان کو چاہئے کہ وہ اُس پر صبر کرے اور نماز کا خاص اہتمام کرکے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا، آپ فوراً نماز کا اہتمام فرماتے (ابوداؤد ومسند احمد)۔

نبی اکرم ﷺ پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نمازِ تہجد، نمازِ اشراق، نمازِ چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے۔ اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار کے لئے نماز ہی کو ذریعہ بناتے۔ سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے۔ زلزلہ، آندھی یا طوفان حتیٰ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کہ تیز ہوا بھی چلتی تو مسجد تشریف لے جا کر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ فاقہ کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی یا تکلیف پہنچتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے۔

س لئے ہمیں بھی چاہیئے کہ نماز کا خاص اہتمام کریں۔ اور اگر کوئی پریشانی یا مصیبت آئے تو نمازوں کی ادائیگی اور صبر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں، یہ چیز شاق و بھاری ہے مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے مشکل نہیں۔ (سورۃ البقرہ-45)

اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے۔ (سورۃ المائدہ-12)

(وضاحت) یعنی نماز کی پابندی کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب سجدے کی حالت میں حاصل ہوتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجالانے، خاص کر نماز کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

یقیناً ان ایمان والوں نے فلاح (کامیابی) پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور جو اپنی نمازوں کی خبر رکھتے ہیں، یہی وہ وارث ہیں جو (جنت) الفردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (سورۃ المؤمنون ۱۔۱۱)

(وضاحت) ان آیات میں کامیابی پانے والے مؤمنین کی چھ صفات بیان کی گئی ہیں: پہلی صفت 'خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرنا۔۔۔۔۔۔۔ اور آخری صفت پھر' نمازوں کی پوری طرح حفاظت کرنا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کا اللہ تعالیٰ کے پاس کیا درجہ ہے اور کس قدر مہتم بالشان چیز ہے کہ مؤمنین کی صفات کو نماز سے شروع کر کے نماز ہی پر ختم فرمایا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے وارث یعنی حق دار ہوں گے، جنت بھی جنت الفردوس' جو جنت کا اعلیٰ حصہ ہے جہاں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ غرض جنت الفردوس کو حاصل کرنے کے لئے نماز کا اہتمام بے حد ضروری ہے۔

بیشک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑ بڑا اٹھتا ہے اور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے، مگر وہ نمازی جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔۔۔۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔ (سور ?المعارج ۱۹۔۳۵)

(وضاحت) ان آیات میں جنتیوں کی آٹھ صفات بیان کی گئی ہیں جن کو نماز سے شروع اور نماز ہی پر ختم کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز' اللہ کی نظر میں کس قدر مہتم بالشان عبادت ہے۔

احادیثِ نبویہ:

رسول اللہ ا نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا۔ اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا، اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔ (طبرانی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ا سے دریافت کیا کہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کی فرمانبرداری۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اسکو کہا، تو ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کے لئے بڑھا دیئے اور بیعت کی۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے کس چیز پر بیعت کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور نمازوں کی پابندی کرو۔ اس کے بعد آہستہ آواز میں کہا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو۔ (نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد، مسند احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com
دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان، طبرانی، بیہقی، مسند احمد)

(وضاحت) علامہ ابن قیمؒ نے (کتاب الصلاۃ) میں ذکر کیا ہے کہ ان کے ساتھ حشر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر ان ہی باتوں کی وجہ سے نماز میں سستی ہوتی ہے جو ان لوگوں میں پائی جاتی تھیں۔ پس اگر اسکی وجہ مال و دولت کی کثرت ہے تو قارون کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر حکومت وسلطنت ہے تو فرعون کے ساتھ اور وزارت (یا ملازمت) ہے تو ہامان کے ساتھ اور تجارت ہے تو ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہوگا۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے باوجود بالکل نماز ہی نہیں پڑھتے یا کبھی کبھی پڑھ لیتے ہیں، وہ غور کریں کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔ یا اللہ! اس انجامِ بد سے ہماری حفاظت فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے (یعنی اگر اسکی تلاوت کی اور اس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہوگا، ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہوگا)۔ (مسلم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک دن میں آپ کے قریب تھا، ہم سب چل رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے پیغمبر! آپ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جسکی بدولت میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور جہنم سے دور ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بڑی بات پوچھی ہے۔ لیکن اللہ جس کے لئے آسان کر دے اس کے لئے آسان ہے۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اللہ کے گھر کا حج کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اس معاملہ کی اصل، اس کا ستون اور اسکی عظمت نہ بتا دوں؟ میں نے کہا ضرور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملہ کی اصل اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اسکی عظمت اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان نمازوں کو اس طرح لیکر آئے کہ ان میں لاپرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے تو حق تعالیٰ شانہ کا عہد ہے کہ اس کو جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ اور جو شخص ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد اس سے نہیں، چاہے اسکو عذاب دیں چاہے جنت میں داخل کر دیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان نمازوں کو (قیامت کے دن) اس طرح لیکر آئے کہ ان میں لاپرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے سے عہد کر کے اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو ان نمازوں کو اس طرح لیکر آئے کہ ان میں لاپرواہیوں سے کوتاہیاں کی ہیں تو اللہ کا اس سے کوئی عہد نہیں چاہے اسکو عذاب دیں، چاہے معاف فرما دیں۔ (مؤطا مالک، ابن ماجہ، مسند احمد) غور فرمائیں کہ نماز کی پابندی پر جس میں زیادہ مشقت بھی نہیں ہے، مالک الملک دو جہاں کا بادشاہ جنت میں داخل کرنے کا عہد کرتا ہے پھر بھی ہم اس اہم عبادت سے لاپرواہی کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پابندی کرے کہ وضو اور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تو اس آدمی کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا گیا۔ (مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی پاکی (وضو) ہے۔ (ترمذی، مسند احمد)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (آپکی خدمت کیلئے) رات گزارتا تھا، ایک رات میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی اور ضرورت کی چیزیں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا کچھ سوال کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ میں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور۔ میں نے کہا: بس یہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرو۔ (یعنی نماز کے اہتمام سے یہ خواہش پوری ہوگی)۔

خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ بندے جو اس دنیاوی زندگی میں نمازوں کا اہتمام کر کے جنت الفردوس میں تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرافقت پائیں۔ (مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (نسائی، بیہقی، مسند احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلا آخری کلام (نماز، نماز اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو) تھا۔ (ابو داود، مسند احمد)

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غلاموں (اور ماتحت لوگوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ جس وقت آپ انے یہ وصیت فرمائی آپ اکی زبانِ مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔ (مسند احمد)

حضرت عمرو اپنے والد اور وہ اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو، اور اس عمر میں علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔ (ابوداؤد)

(وضاحت) والدین کو حکم دیا گیا کہ جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اسکی نماز کی نگرانی کریں، دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر پٹائی بھی کریں تاکہ بلوغ سے قبل نماز کا پابند ہوجائے، اور بالغ ہونے کے بعد اس کی ایک نماز بھی فوت نہ ہو کیونکہ ایک وقت کی نماز جان بوجھ کر چھوڑنے پر احادیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، بلکہ بعض علماء کی رائے کے مطابق وہ ملتِ اسلامیہ سے نکل جاتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو یہ حکم جاری فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے۔ جس نے نمازوں کی پابندی کرکے اسکی حفاظت کی، اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔ (مؤطا امام مالک)

(وضاحت) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جو شخص نماز میں کوتاہی کرتا ہے، وہ یقیناً دین کے دوسرے کاموں میں بھی سستی کرنے والا ہوگا۔ اور جس نے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرلیا، وہ یقیناً پورے دین کی حفاظت کرنے والا ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ معراج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں، پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ آخر میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اعلان کیا گیا۔ اے محمد! میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی، لہذا پانچ نمازوں کے بدلے پچاس ہی کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

(وضاحت) صرف نماز ہی دینِ اسلام کا ایک ایسا عظیم رکن ہے جسکی فرضیت کا اعلان زمین پر نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کے اوپر بلند واعلیٰ مقام پر معراج کی رات ہوا۔ نیز اسکا حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم اتک نہیں پہنچا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرضیتِ نماز کا تحفہ بذاتِ خود اپنے حبیب اکو عطا فرمایا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہو جو اہل کتاب ہیں، لہذا سب سے پہلے ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب اس بات کو مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ پانچ نمازیں ان پر (ہر مسلمان پر) فرض کی ہیں۔۔۔۔۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ انے ارشاد فرمایا: سات قسم کے آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی (رحمت کے) سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اُن سات لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس کا دل مسجد سے اٹکا ہوا ہو (یعنی وقت پر نماز ادا کرتا ہو)۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ انے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔ (بخاری)

اوقات نماز کی تحدید:

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان بالغ مرد وعورت پر روزانہ پانچ اوقات کی نمازیں فرض فرمائی ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں بے شمار جگھوں پر اللہ جل شانہ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے مثلاً: یقیناً نماز مؤمنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔ (سورہ النساء -103)

نماز کو قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی۔ یقیناً فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے، یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔۔۔۔ (سورہ بنی اسرائیل 78) مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں دلوک الشمس سے ظہر اور عصر کی نمازیں، غسق اللیل سے مغرب اور عشاء کی نمازیں اور قرآن الفجر سے فجر کی نماز مراد ہے۔

دن کے دونوں سروں میں نماز قائم رکھ اور رات کے کچھ حصہ میں بھی۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔ (سورہ ہود-114)

نماز کے اوقات، رکعات اور طریقہ نماز کا تفصیلی ذکر قرآن کریم میں بیان نہیں کیا گیا ہے بلکہ قرآن کریم کے مفسر اول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال وافعال سے مکمل وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وعمل بھی اللہ تعالیٰ کی وحی ہی ہوتا ہے، جیسا کہ قرآن میں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔ گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہے: آپ تو وحی کے بغیر لب کشائی ہی نہیں کرتے۔ (سورہ النجم 4-3)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دو دن نماز پڑھائی، پہلے دن تمام نمازیں اول وقت میں اور دوسرے دن تقریباً آخری وقت میں ادا فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری پانچوں نمازوں کے وقت انہی اوقات کے درمیان میں ہے، جن کو تم نے دیکھا (مسلم۔ کتاب المساجد)۔

پانچوں نمازوں کے اوقات:

نمازِ فجر: صبح صادق سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک۔

زمان و مکان کے اختلاف کے ساتھ عموماً ایک گھنٹہ 20 منٹ سے لیکر ایک گھنٹہ 30 منٹ تک نمازِ فجر کا وقت رہتا ہے

نمازِ ظہر: زوالِ آفتاب (سورج کے ڈھلنے) سے نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے تک۔

نمازِ عصر: جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروبِ آفتاب تک رہتا ہے۔۔۔ احادیث کی روشنی میں ظہر کا وقت ختم ہونے اور عصر کا وقت شروع ہونے میں اختلاف ہے، موجودہ رائے امام ابوحنیفہ کی ہے۔ دیگر علماء کی رائے یہ ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ ایک مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ البتہ تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ نمازِ عصر کی اتنی تاخیر سے ادائیگی کرنا کہ سورج زرد ہو جائے، مکروہ ہے۔

نمازِ مغرب: غروبِ آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک۔ البتہ احادیث میں مذکور ہے کہ نمازِ مغرب میں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

نمازِ عشاء: سورج چھپنے کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد سے صبح صادق تک۔ البتہ آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز کے لئے مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔ نمازِ وتر کا وقت بھی صبح صادق تک ہے، البتہ وتر نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد ہی پڑھ سکتے ہیں۔

اوقاتِ مکروہ: نماز کے مکروہ اوقات پانچ ہیں: ان میں سے تین ایسے ہیں جن میں فرض اور نفل دونوں نمازیں مکروہ تحریمی ہیں۔ وہ تین اوقات یہ ہیں:

☆ سورج کے طلوع ہونے کے وقت۔

☆ زوالِ آفتاب کے وقت۔

☆ سورج کے غروب ہونے کے وقت۔

وضاحت: اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج کے غروب ہونے کا وقت قریب آ گیا تو کراہت کے ساتھ اس دن کی عصر کی نماز سورج کے ڈوبنے کے وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ ان اوقات کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں کہ جن میں صرف نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ فوت شدہ فرض نماز کی قضا کی جا سکتی ہے۔

☆ نمازِ فجر کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک۔

☆ عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے غروب ہونے تک۔

حضرت عمرو سلمی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایسی چیز بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی ہو اور مجھے معلوم نہ ہو، خاص طور پر نماز کے متعلق بتلایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز پڑھ کر کوئی اور نماز پڑھنے سے رُکے رہو تا آنکہ آفتاب طلوع ہو کر بلند ہو جائے، کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ جب سورج کچھ بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھو کیونکہ ہر نماز بارگاہِ الٰہی میں پیش کی جاتی ہے، البتہ جب نیزہ بے سایہ ہو جائے (زوال کے وقت) تو نماز نہ پڑھو، کیونکہ یہ جہنم کو دہکانے کا وقت ہے اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو پھر نماز پڑھو، کیونکہ نماز اللہ کے حضور پیش کی جاتی ہے۔ جب عصر کی نماز پڑھ چکو تو پھر دوسری نماز سے رک جاؤ تا آنکہ سورج غروب ہو جائے، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ مسلم، الاوقات التی نہی عن الصلاۃ فیھا

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: صبح کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک اور کوئی نماز نہیں ہے اور عصر کی نماز کے بعد غروبِ آفتاب تک اور کوئی نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (بخاری، لا یتحری الصلاۃ قبل الغروب)۔

مسئلہ: اگر فرض نماز اس کے وقت مقرر پر ادا نہ کی گئی تو وقت نکل جانے کے بعد بھی پڑھنی ہوگی، البتہ یہ ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔ یاد رکھیں کہ نماز کو شرعی عذر کے بغیر وقت پر ادا نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے اگرچہ بعد میں قضا کر لی جائے، لیکن قضا بھی نہ کرنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے، قرآن و حدیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کو وقت پر ادا کرنے والا بنائے، آمین۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سوال نمبر 4۔ مسجد کے آداب تفصیلاً لکھیں۔ **(20)**

جواب: مساجد کے کچھ احکام، مسائل اور آداب ہیں، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اقوال وافعال کے ذریعے کچھ مسائل وآداب درج ذیل ہیں۔

1۔ فرمانِ الٰہی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد وہ شخص بناتا ہے جو اللہ وآخرت پر ایمان لاتا ہے۔نماز پڑھتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں (سورۃ توبہ)۔

2۔ اور فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:''آدمی کی مسجد میں نماز (باجماعت) اس کے گھر کی نماز سے اور بازار کی نماز سے پچیس گنا بڑھ کر اجر وثواب والی ہوتی ہے۔اور یہ اس لئے ہے کہ جب بندہ وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔پھر مسجد جائے صرف نماز کے لئے تو اس کے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک نیکی بڑھا دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔اور جب تک نماز میں ہے تو اس وقت تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔اور اس کے مصلّی پر موجود ہونے تک کہتے رہتے ہیں کہ اے اللہ اس پر رحمت وبرکت نازل فرما۔اور جب تک کوئی نماز کا منتظر رہے تو وہ بھی نماز میں ہی ہے (بخاری ومسلم)۔

3۔ فرمانِ الٰہی ہے: اے بنی آدم! مسجد میں جاتے وقت زیب وزینت کو اپناؤ۔کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔اللہ تعالیٰ فضول خرچی کو پسند نہیں فرماتا''۔(الاعراف)

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔تکبر حق بات کو ٹھکرانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے''(صحیح مسلم)۔

5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب تم نماز پڑھو تو دونوں لباس پہنو بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے زینت اختیار کرنا زیادہ ضروری ہے (یعنی شلوار قمیض دونوں پہنو یا مکمل لباس پہنو)۔(سلسلۃ الصحیحہ۔طبرانی)۔

6۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''تم میں سے جب کوئی جمائی لے تو اپنے منہ کو ہاتھ سے ڈھانپ دے۔کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے''(صحیح مسلم)۔(مراد ہے جراثیم اور بیماریوں والے وائرس نہ داخل ہوں۔ازمترجم)۔

7۔ فرمایا:''جو شخص یہ سبزی (کچی پیاز) کھائے وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے''۔(یعنی بدبودار مہک پیدا ہوتی ہے جس سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔اسی طرح سگریٹ،نسوار،گٹکے سے بھی بدبو ہوتی ہے۔ازمترجم)۔

8۔ فرمایا:''اگر میری اُمت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔(بخاری)۔مزید فرمایا:''مسواک منہ کی پاکیزگی اور ربّ کی رضامندی ہے''(نسائی)۔

9۔ فرمایا:''اذان اور اقامت کے درمیان دعائیں رَدّ نہیں ہوتیں۔لہٰذا دعا مانگا کرو''(بخاری)۔

10۔ فرمایا:''جب امام (نماز میں) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو بے شک جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوں گے''۔(بخاری ومسلم)۔

11۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ کونسی چیز خطاؤں کو مٹانے اور درجات کو بڑھانے والی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی! جی ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم بڑھانا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی تو رباط ہے''(مسلم)۔

12۔ فرمایا:''نماز کا سب سے زیادہ اجر لینے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ دور سے چل کر آتے ہیں۔جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تاکہ وہ امام کے ساتھ پڑھ سکے، وہ نماز (اکیلے میں) پڑھ کر سو جانے والے سے بہت زیادہ اجر والا ہے''(صحیح مسلم)۔

13۔ فرمایا:''جو لوگ دنیا میں مسجد کی طرف اندھیرے میں چل کر آتے ہیں، ان کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری سنا دو''(صحیح مسلم)۔

14۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:''جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چل پڑو۔لیکن سکون ووقار کو ملحوظ خاطر رکھو۔تیز تیز دوڑ کر نہ آؤ۔جو نماز مل جائے وہ پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے وہ مکمل کر لو۔(بخاری ومسلم)۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

15۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص بہترین وضو کر کے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم نہ ملائے کیونکہ وہ نماز میں ہے (ابوداؤد، صححہ الالبانی)۔ (یعنی کہ وہ نماز میں ہے لہٰذا کوئی فضول کام نہ کرے)۔

16۔ فرمایا: ''تم میں جو عقلمند اور فہم و فراست والے ہیں وہ نماز میں میرے قریب کھڑے ہوں۔ پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد والے (صحیح مسلم)۔ یعنی پڑھے لکھے سمجھدار لوگ امام کے قریب کھڑے ہوں۔ (از مترجم)۔

17۔ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ممکن کوشش کر کے دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔ مثلاً وضو کرتے ہوئے، کنگھی کرتے ہوئے اور جوتا پہنتے ہوئے'' (بخاری)۔

18۔ فرمایا: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے: **اَللّٰھُمَّ افتَح لِی اَبوَابَ رَحمَتِكَ** اور جب نکلے تو کہے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُكَ مِن فَضلِكَ** (مسلم)۔

19۔ فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں کہ اذان دینے اور صف اول میں کھڑا ہونے کا کیا اجر ہے تو ضرور وہ قرعہ اندازی کر کے اس عمل میں حصہ لیں۔ اگر لوگ جان لیں کہ جلد نماز کے لئے جانے اور عشاء و فجر کا کیا اجر و ثواب ہے تو اگر ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے تو بھی ضرور آئیں۔

20۔ فرمایا: ''مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنا ایک ہزار نمازوں سے بڑھ کر یا اس جیسی ہے۔ یہ اہمیت مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کے بارے میں ہے'' (بخاری و مسلم)۔

21۔ فرمایا: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ضرور پڑھے'' (بخاری و مسلم)۔

22۔ فرمایا: ''جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی''۔ یعنی سنت و نوافل نہیں پڑھے جا سکتے۔ (صحیح مسلم)۔

23۔ فرمایا: ''جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو اپنے سترے کے قریب ہو کر پڑھے۔ اور کسی کو اپنے آگے سے گذرنے نہ دے۔ اگر کوئی گذرے تو اس کو روک دے کیونکہ وہ شیطان ہے'' (ابوداؤد)۔

24۔ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہ مسجد اور سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہے''۔ (مسلم)۔

25۔ فرمایا: ''بے شک یہ مساجد اس قسم کے پیشاب پاخانے کیلئے نہیں بنائی گئیں۔ بے شک یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اور نماز و قرآن کے لئے بنائی گئی ہیں۔ (بخاری و مسلم)۔

26۔ فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو کہو: اللہ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ پہنچائے۔ اور کوئی گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہو تو کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نہ لوٹائے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو سیدھا کرو، بے شک صفوں کا سیدھا کرنا نماز کو مکمل کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)۔

27۔ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: ''سیدھے ہو جاؤ، باہم اختلاف نہ کرو، وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا''۔

28۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لازماً صفوں کو برابر کرو وگرنہ اللہ تمہارے اندر اختلاف ڈال دے گا'' (بخاری و مسلم)۔

29۔ فرمایا: ''صفوں کو سیدھا کرو، کندھوں کو برابر کرو، ایک دوسرے کے درمیان خلل کو بند کرو۔ اور شیطان کے لئے راستہ نہ چھوڑو۔ جو صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ملاتا ہے۔ اور جو صفوں کو قطع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کو قطع کر دیتا ہے''۔ (ابوداؤد، نسائی۔ صححہ الالبانی)۔

30۔ فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں''۔

31۔ فرمایا: ''امام بنایا ہی اس لئے جاتا ہے کہ تاکہ تم اس کی اقتداء کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ قر؟ ت شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ'' (صحیح مسلم)۔

32۔ فرمایا: ''جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی'' (بخاری و مسلم)۔

33۔ فرمایا: ''اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا 27 گنا زیادہ فضیلت والا ہے''۔ (بخاری و مسلم)۔

34۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے میں تھے کہ آپ نے سنا لوگ اونچی آواز سے قرأت کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کا پردہ ہٹایا اور فرمایا: خبردار تم میں سے ہر شخص اپنے رب کے

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کے داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ساتھ مناجات کر رہا ہے لہٰذا کوئی کسی کو تکلیف نہ دے۔اور اپنی قرأت کی آواز بلند نہ کرے"۔(مسند احمد،سلسلۃ الصحیحۃ)۔

35۔ فرمایا:"ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن نہائے۔سر اور جسم کو دھوئے (بخاری و مسلم)۔

36۔ فرمایا:"جو شخص جمعۃ المبارک کے لئے آئے وہ غسل کرے" (بخاری و مسلم)۔

37۔ فرمایا:"جو شخص بہتر طریقے سے وضو کرے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کان لگا کر سنے، خاموش رہے، تو اس کو اگلے جمعے تک مزید تین دن تک بخش دیا جائے گا (صغیرہ گناہوں کو) اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہا تو اس نے لغو (اور فضول) کام کیا" (مسلم)۔

38۔ فرمایا:"اپنی عورتوں کو مسجد جانے سے نہ روکو۔اور ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں" (ابوداؤد، مسند احمد)۔

39۔ فرمایا:"جب کوئی عورت مسجد میں آئے تو وہ خوشبو نہ لگائے"۔

40۔فرمایا: "مردوں کی پہلی صف بہترین ہے اور آخری بدتر ہے۔عورتوں کی آخری صف اچھی ہے اور پہلی صف بدتر ہے" (مسلم)۔

41۔فرمایا: "جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے آگے کوئی چیز بطور سترہ رکھ لے جیسا کہ سواری کا پالان ہوتا ہے۔اگر کوئی سترہ نہ ہو تو نماز کو گدھا، عورت اور سیاہ کتا قطع کر سکتا ہے"۔(راوی) میں نے ابوذر سے سوال کیا کہ یہ کالے کتے کو لال پیلے کتوں سے علیحدہ کیوں کیا گیا ہے؟ تو ابوذر نے فرمایا: "میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: "کالا کتا شیطان ہوتا ہے" (صحیح مسلم)۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان آداب مسجد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہماری نمازیں قبول ہوں۔اللہ تعالیٰ کاتب، مترجم اور تمام مسلمانوں کو اس رسالے کے ذریعے خیر کثیر عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ ہمارے قول و عمل میں اخلاص پیدا فرمائے آمین۔

سوال نمبر5۔ نماز میں قرات" پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔ **(20)**

جواب: نماز میں قرآت کا بیان: نماز ادا کرنے کا اجمالی حکم قرآن مجید میں دیا گیا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تفصیلی احکام بیان کیے ہیں۔آپ ﷺ نے نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی تفصیل سے بتایا ہے اور خود بھی نماز پڑھ کر دکھائی ہے۔حضرت مالک بن حویرثؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ہم لوگ 20 دن ٹھہرے اور آپ ﷺ سے دین سیکھتے رہے۔جب واپس اپنے گھروں کو جانے لگے تو آپ ﷺ نے ہمیں مختلف ہدایات دیں، جن میں یہ بھی فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (بخاری:631) جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، اسی طرح نماز پڑھنا۔

نماز فجر میں، اسی طرح مغرب اور عشاء کی ابتدائی دو رکعتوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔صحابہ کرامؓ نے بھی اس پر عمل کیا اور اسی پر اب تک عمل چلا آ رہا ہے۔اس کی کیا حکمت ہے؟ احادیث میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔حضرت ابوہریرہؓ کے کسی شاگرد نے ان سے سوال کیا کہ کیا ہر رکعت میں قرآن پڑھا جاتا ہے؟ اگر ہاں، تو بعض رکعتوں میں بلند آواز سے اور بعض میں بغیر آواز کے کیوں تلاوت کی جاتی ہے؟ انھوں نے جواب دیا:

فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَى عَنْكُمْ۔

(بخاری:772، مسلم:396)

"نماز (کی ہر رکعت) میں قراءت کی جاتی ہے۔جن رکعتوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی بلند آواز سے قراءت کی کہ لوگ سن لیں، ان میں ہم بھی بلند آواز سے قراءت کرتے ہیں، اور جن رکعتوں میں بغیر آواز کے قراءت کی ہے ان میں ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں"۔

بعض علما نے ظہر و عصر کی نمازوں میں خاموشی سے قراءت کرنے اور دیگر نمازوں میں جہری قراءت کرنے کی حکمت بیان کی ہے۔شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے:

ظہر اور عصر میں خاموشی سے قراءت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ دن میں بازاروں اور گھروں میں شور و شغب رہتا ہے، جب کہ دیگر نمازوں کے اوقات میں ماحول پرُسکون رہتا ہے۔اس لیے ان میں جہری قراءت کا حکم دیا گیا تا کہ قرا?ن سن کر لوگوں کی تذکیر ہو اور وہ عبرت و نصیحت حاصل کریں۔(حجۃ اللہ البالغۃ، القاہرہ، ج۲، ص۲۰۰۵، ۱۵ء)

بہر حال نماز کا اجمالی حکم تو قرآن کریم میں موجود ہے، لیکن اس کے تفصیلی احکام اور طریقہ ادائیگی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔اس لیے ہمیں ٹھیک اسی طرح نماز ادا کرنی ہے جیسے آپ ﷺ ادا کرتے تھے۔اس کی تفصیل درج ذیل نکات میں بیان کی جائے گی:

1۔ یعنی حالتِ اقامت (یعنی حضر) میں جبکہ اطمنان ہو تو سنت یہ ہے کہ نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں الحمد کے علاوہ چالیس یا پچاس آیتیں پڑھے اور

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ایک روایت کے مطابق ساٹھ سے سو تک پڑھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی فجر کے مثل یا اس سے کم پڑھے،عصر اور عشا کی پہلی دو رکعت میں الحمد کے سوا پندرہ یا بیس آیتیں اور مغرب میں پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پانچ آیتیں یا کوئی چھوٹی صورۃ پڑھے، یہ آیتوں کی مقدار کے لحاظ سے قرآت مسنونہ کا ذکر تھا سورتوں کے لحاظ سے قرآت مسنونہ یہ ہے کہ فجر اور ظہر میں طوال مفصل پڑھے جو سورۃ حجرات سے سورۃ بُروج تک ہیں،عصر اور عشا میں اوساط مفصل پڑھے جو والطارق سے لم یکن تک ہیں،اور مغرب میں قصار مفصل پڑھے وہ اذا زلزلت الارض سے آخر قرآن یعنی والناس تک ہیں، یہ دونوں طریقے سنت ہیں لیکن مفصلات کا اختیار کرنا مستحسن ہے

2۔ اگر حالتِ اقامت میں اطمنان نہ ہو مثلاً وقت کی تنگی ہو یا اپنی جان و مال کا خوف ہو تو سنت یہ ہے کہ اس قدر پڑھ لے جس سے وقت اور امن فوت نہ ہو جائے

3۔ حالت سفر میں اگر اطمنان ہو مثلاً وقت میں وسعت اور امن وقرار ہے تو قرآت مسنونہ میں سے جس کا ذکر حالتِ اقامت میں ہوا ادنٰی درجہ اختیار کرے مثلاً فجر وظہر میں طوالِ مفصل کی کوئی چھوٹی سورۃ مثلاً سورۃ بروج یا انشقاق یا اس مانند کوئی اور سورۃ دونوں رکعتوں میں پڑھے عصر وعشا میں اوساط مفصل میں سے کوئی چھوٹی سورۃ اور مغرب میں بہت چھوٹی سورتیں پڑھے

4۔ اگر سفر میں اطمنان نہ ہو تو حسبِ حال وضرورت جو بھی سورۃ چاہے پڑھ لے خواہ سب سے چھوٹی سورۃ ہو یا کم سے کم تین آیتیں یا جو قرائت تین آیتوں کی مقدار ہو پڑھ لے

5۔ قرآت مسنونہ کا حکم فرضوں میں منفرد کے لئے بھی وہی ہے جو امام کے لئے ہے

6۔ امام کو چاہئے کہ سنت قرآت پر زیادتی کر کے مقتدیوں پر نماز بھاری نہ کرے

7۔ فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں دوسری رکعت سے طویل قرآت کرے باقی نمازوں میں برابر کرے بعض کے نزدیک اس پر فتوٰی ہے اور بعض کے نزدیک فتوٰی اس پر ہے کہ سب نمازوں میں پہلی رکعت دوسری سے طویل کرے

8۔ دوسری رکعت کو پہلی رکعت پر تین آیتوں کی مقدار یا اور زیادہ لمبا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے اس سے کم کی زیادتی مکروہ نہیں

9۔ شریعت نے نماز میں آسانی کے لئے ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے اس لئے نماز کے لئے کوئی سورۃ مقرر کر لینا مکروہ ہے لیکن اگر آسانی کے لئے ہو افضلیت یا متعین کرنے کا گمان نہ ہو تو مکروہ نہیں، جو سورتیں جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا ثابت ہیں ان کو ان نمازوں میں تبرکاً پڑھا کرے مثلاً فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھنا اور نماز وتر میں پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایھا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھنا حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور کبھی کبھی ان کے علاوہ بھی پڑھا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اُن کا ہمیشہ پڑھنا ثابت نہیں ہے، جس شخص کو اپنی مقررہ سورتوں کے سوا دوسری یاد نہ ہوں اس کے لئے بھی مکروہ نہیں، نیز نماز شروع کرنے سے قبل یہ ذہن میں مقرر کر لینا کہ اب میں فلاں فلاں سورۃ پڑھوں گا مکروہ نہیں خواہ امام ہو یا منفرد، پھر اگر پڑھتے وقت اس کے خلاف کرے تب بھی مضائقہ نہیں۔

10۔ افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں پوری سورۃ پڑھے۔

11۔ دو رکعتوں میں ایک ہی سورۃ کو آخر سے پڑھنا یا دو سورتوں کے آخر کا حصہ پڑھنا یا پہلی رکعت میں کسی دوسری سورۃ کے شروع یا درمیان یا آخر کا پڑھنا یا دوسری رکعت میں کوئی چھوٹی سورۃ پڑھنا مثلاً پہلی رکعت میں امن الرسول کا رکوع پڑھے اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھے تو ان سب سورتوں میں کوئی کراہت نہیں ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ بلاضرورت ایسا نہ کرے

12۔ ایک رکعت میں ایسی دو سورتوں کا پڑھنا جن کے درمیان ایک یا کئی سورتوں کا فاصلہ ہو مکروہ ہے اگر فاصلہ نہ ہو تو مکروہ نہیں لیکن فرضوں میں ایسا نہ کرنا اولیٰ ہے

13۔ اگر دونوں رکعتوں میں دو سورتیں پڑھے یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھے اور ان دو سورتوں میں ایک بڑی سورۃ (یعنی چھ آیتوں سے زیادہ والی) یا دو چھوٹی سورتوں کا فاصلہ ہو تو مکروہ نہیں اور اگر ایک چھوٹی سورۃ کا فاصلہ ہے تو مکروہ ہے اور اسی طرح اگر پہلی رکعت میں ایک سورۃ میں سے ایک جگہ سے پڑھے اور دوسری رکعت میں اُسی سورۃ کو دوسری جگہ سے پڑھے تو اگر ان دونوں جگہوں کے درمیان میں دو آیتوں یا زیادہ کا فاصلہ ہو تو مکروہ نہیں لیکن یہ بھی خلاف اولیٰ ہے اور اگر ایک آیت کا فاصلہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر ایک ہی رکعت میں ایسا کیا تو خواہ فاصلہ کم ہو یا زیادہ ہر حال میں مکروہ ہے اگر سہواً ایسا ہو جائے تو قرآت کی حالت میں یاد آنے پر لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتوں کو پڑھ کر ترتیب صحیح کرلے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

14۔ قرآن مجید کو الٹا پڑھنا یعنی ایک رکعت میں ایک سورۃ کا پڑھنا اور دوسری رکعت میں اُس سے پہلے کی کوئی سورت پڑھنا مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ اخلاص اور دوسری میں تبت یدا یا النصر یا الکوثر وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح اگر ایک رکعت میں ایک آیت پڑھی اور دوسری رکعت میں یا اسی رکعت میں اس سے اوپر کی آیت پڑھی تب بھی مکروہ ہے، نماز کے باہر بھی اس طرح پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر بھولے سے ہو جائے تو مکروہ نہیں بلکہ اب نماز میں شروع کر دینے کے بعد اس سورۃ کا چھوڑ دینا مکروہ ہے اور خواہ بھول کر ایسا ہوا ہو یا جان بوجھ کر ہو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے کیونکہ یہ تلاوت کے واجبات میں سے ہے نماز کے واجبات میں سے نہیں لیکن جان بوجھ کر ایسا کرنے والے کے لئے سخت وعید آئی ہے (بچوں کو یاد کی آسانی کے لئے آخری سیپارہ اخیر کی طرف سے الٹا پڑھاتے ہیں یہ ضرورت کی وجہ سے جائز ہے)

15۔ نماز میں جو سورۃ شروع کر دی اس کو بلا وجہ چھوڑ کر دوسری شروع کرنا مکروہ ہے

16۔ جو سورۃ پہلی رکعت میں پڑھی ہے وہی سورۃ دوسری رکعت میں پڑھ لی تو کچھ حرج نہیں لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں ہے، یعنی خلاف اولیٰ و مکروہ تنزیہی ہے۔

17۔ ایک سورۃ یا ایک آیت کو ایک رکعت میں بار بار پڑھنا فرض نماز میں مکروہ ہے جبکہ اختیار سے ہو حالتِ عذر یا نسیان میں مکروہ نہیں (کراہت کی تفصیل فرض نمازوں کے لئے ہے نفلوں اور سنتوں میں ان کراہتوں میں سے کوئی صورت مکروہ نہیں ہے)

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔